پرچہ II: (انشائیہ طرز)	جماعت دہم	مطالعہ پاکستان (لازمی)
کل نمبر: 40	ماڈل پیپر 4	وقت: 1.45 گھنٹے

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ''پاکستان قومی اتحاد'' (PNA) کیوں تشکیل دیا گیا؟

جواب: ذوالفقار علی بھٹو نے قبل از وقت انتخابات کرانے کا اعلان کیا اور مارچ 1977ء میں انتخابات منعقد کرائے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لیے حزبِ اختلاف کی نو جماعتوں نے متحد ہو کر ''پاکستان قومی اتحاد (PNA)'' تشکیل دیا۔

(ii) ضیاء الحق کی کوئی سی تین معاشرتی اِصلاحات بیان کیجیے۔

جواب: ضیاء الحق کی تین معاشرتی اِصلاحات درجِ ذیل ہیں:

1- ملک میں شرعی عدالتیں قائم کی گئیں۔

2- غیر اسلامی قوانین کو تیزی سے اسلامی قوانین سے بدلنے کا عمل شروع کیا گیا۔

3- شراب نوشی، چوری اور دیگر جرائم کے لیے اسلامی سزائیں نافذ کی گئیں۔

(iii) بے نظیر بھٹو کے پہلے دورِ حکومت کی معاشی اِصلاحات تحریر کیجیے۔

جواب: بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پلیسمنٹ بیورو (Placement Bureau) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، جس سے ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں ملیں۔

(iv) پاکستان تحریکِ انصاف کی تعلیمی اِصلاحات مختصراً بیان کریں۔

جواب: تعلیم کی ترقی کے لیے ''ایک قوم ایک نصاب'' کے اُصول پر نیا نصاب ترتیب دیا گیا، جس میں پہلے مرحلے میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک یکساں نصاب اور کتب مرتب

کی گئیں۔ دوسرے مرحلے میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب؛ جبکہ تیسرے مرحلے میں نویں سے بارھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب شامل ہیں۔ یہ نیا نصاب بچوں کی جدید تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ کردار سازی، اخلاق سازی اور حُب الوطنی کو فروغ دے گا۔

(v) سپریم کورٹ نے کب دیامر بھاشا ڈیم کی فوری تعمیر کا حکم دیا؟

جواب: سپریم کورٹ آف پاکستان نے 4 جولائی 2018ء کو دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی فوری تعمیر کا حکم دیا۔

(vi) خلیجِ فارس کے آس پاس واقع مسلم ممالک کے نام لکھیے۔

جواب: خلیجِ فارس کے آس پاس واقع مسلم ممالک میں سعودی عرب، عراق، کویت، بحرین، متحدہ عرب امارات، اومان اور قطر وغیرہ شامل ہیں۔

(vii) قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کا کشمیر کے متعلق فرمان لکھیے۔

جواب: قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کا فرمان ہے: ''کشمیر پاکستان کی شہ رَگ ہے''۔

(viii) امریکا کے ایران پر حملے کے عزائم پر پاکستان کا موقف کیا تھا؟

جواب: امریکا، ایران کے خلاف کئی بار اپنے جارحانہ عزائم کا اظہار کر چکا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ امریکا کے اِن عزائم کی حوصلہ شکنی کی ہے اور کھُلے لفظوں میں ایران کا ساتھ دینے کے عزم کا اعلان کیا ہے۔

(ix) افغانستان نے قیامِ پاکستان کے بعد کب پاکستان کو تسلیم کیا؟

جواب: قیامِ پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو 1948ء میں تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات کی ابتدا ہوئی۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) کرومائیٹ دھات پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: کرومائیٹ دھات سٹین لیس سٹیل بنانے کی صنعتوں کے علاوہ فولاد سازی کی صنعتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مزید برآں انجینئرنگ کے آلات بنانے میں بھی کام آتی ہے۔ بلوچستان میں اس کے ذخائر مُسلم باغ، لسبیلہ اور چاغی وغیرہ کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں مالاکنڈ اور مہمند ایجنسی وغیرہ میں بھی اس کے ذخائر موجود ہیں۔

(ii) سنگِ مرمر پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: سنگِ مرمر عمارات کی تزئین و آرائش کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ سنگِ مرمر کے زیادہ تر ذخائر صوبہ خیبر پختونخوا میں صوابی، سوات؛ جبکہ بلوچستان میں چاغی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ آزاد کشمیر کے اضلاع میر پور اور مظفر آباد میں بھی سنگِ مرمر پایا جاتا ہے۔

(iii) زراعت کے ترقی یافتہ ہونے کے دو فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: زراعت کے ترقی یافتہ ہونے کے دو فوائد درجِ ذیل ہیں:

1- زراعت کے ترقی یافتہ ہونے سے ملک ترقی کرتا ہے۔

2- زراعت ترقی یافتہ ہو تو اُس سے قومی آمدنی میں اضافہ کے ساتھ زراعت سے وابستہ افراد اور اداروں کی آمدنیوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

(iv) غذائی بحران کی وجوہات تحریر کیجیے۔

جواب: قدرتی آفات، جیسے: فصلوں کی بیماریاں، ٹڈی دَل، زلزلے اور سیلاب وغیرہ بعض اوقات ملک کو غذائی بحران سے دوچار کر دیتے ہیں۔

(v) انہار کی کتنی اقسام ہیں؟ اِن کے نام لکھیے۔

جواب: کارکردگی کے لحاظ سے انہار کی تین اقسام ہیں۔ اِن کے نام درجِ ذیل ہیں:

(i) دوامی نہریں (ii) غیر دوامی نہریں (iii) سیلابی نہریں

(vi) پاکستان کی اہم فصلوں کے نام بتائیے۔

جواب: پاکستان کی اہم فصلوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- گندم 2- گنا 3- چاول
4- مکئی 5- کپاس

(vii) ثقافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ثقافت کسی جگہ پر مقیم افراد کے مشترکہ عقائد، اندازِ رہن سہن، رسم و رواج، زبان اور روایات کا نام ہے۔ ثقافت میں وہ تمام عقائد، قوانین، رسم و رواج، روایات، علوم و فنون اور عادات وغیرہ شامل ہیں، جن کو انسان معاشرے کے ایک فرد کے طور پر اپناتا ہے۔

(viii) غربت اور بے روزگاری پر مختصر تحریر کیجیے۔

جواب: پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ غربت اور بے روزگاری کے مسائل کا شکار ہے۔ ملک کی 38 فی صد سے زاید آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے اور لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں۔ غربت اور بے روزگاری کے مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر گھریلو اور نجی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جائیں۔

(ix) رائے بہادر سر گنگا رام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: رائے بہادر سر گنگا رام ایک معروف سول انجینئر تھے، جو پنجاب کے ایک گاؤں مانگٹاں والا (موجودہ ضلع ننکانہ صاحب) میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں عجائب گھر، جنرل پوسٹ آفس، ایچی سن کالج اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ ان کے ڈیزائن کردہ ہیں؛ جبکہ سر گنگا رام ہسپتال، ڈی اے وی کالج (موجودہ اسلامیہ کالج سول لائنز)، سر گنگا رام گرلز سکول (موجودہ لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی)، ادارہ بحالیٔ معذوراں اور دیگر بے شمار فلاحی ادارے

اُنھوں نے اپنے ذاتی خرچ پر قائم کیے۔

(حصّہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال 4-: میاں محمد نواز شریف کے تیسرے دورِ حکومت کے بارے میں تفصیل سے بیان کیجیے۔ (8)

جواب: **میاں محمد نواز شریف کا تیسرا دورِ حکومت 2013-17ء**

2013ء کے انتخابات میں قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) نے واضح اکثریت حاصل کی۔ میاں محمد نواز شریف نے تیسری مرتبہ وزیرِ اعظم کا قلم دان سنبھالا۔ اس دور کی اہم اِصلاحات مندرجہ ذیل ہیں:

1- صنعتی اِصلاحات:

میاں محمد نواز شریف کی حکومت کا یہ دور پُر اعتماد طریقے سے شروع ہوا۔ ملک میں نئی صنعتیں لگانے اور ان کی ترقّی کے لیے خاطر خواہ اقدامات کیے گئے۔

2- زرعی اِصلاحات:

کسانوں کو سستی بجلی، رعایتی قیمت پر بیج اور کھاد وغیرہ مہیا کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ زراعت کی ترقّی کے لیے جدید مشینری کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے بھی خصوصی اقدامات کیے گئے۔

3- تعلیمی اِصلاحات:

نئے تعلیمی ادارے کھولنے اور پرانے سکولوں کو اَپ گریڈ کرنے کا پروگرام شروع کیا گیا۔ اسلامی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

4- صحت سے متعلق اِصلاحات:

سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو ایمر جنسی میں مفت علاج اور ادویات کی سہولت فراہم کی

گئی۔ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جدید سہولیات فراہم کی گئیں۔

5- معاشی اِصلاحات:

معیشت کو بہتر بنانے اور لوڈشیڈنگ (بجلی کی کمی) کے خاتمے کے لیے متعدد اقدامات اُٹھائے گئے۔

6- معاشرتی اِصلاحات:

لوگوں کو سماجی بہبود و ترقی اور مقامی سطح پر مسائل حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔

7- آئینی اِصلاحات:

میاں محمد نواز شریف کے تیسرے دور میں پاکستان کے آئین میں درجِ ذیل ترامیم کی گئیں:

(i) اکیسویں ترمیم 2015ء

پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول (APS) کے بعد ملٹری کورٹس (فوجی عدالتوں) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ii) بائیسویں ترمیم 2016ء

چیف الیکشن کمیشن آف پاکستان کی اہلیت اور دائرہ اختیار میں اس طرح تبدیلی کی گئی کہ بیوروکریٹس اور ٹیکنوکریٹس بھی الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ممبر بن سکیں۔

(iii) تئیسویں ترمیم 2017ء

2015ء میں قومی اسمبلی نے اکیسویں ترمیم میں 2 سال کے لیے ملٹری کورٹس قائم کیں۔ یہ دو سال کا دورانیہ 6 جنوری 2017ء کو ختم ہو گیا' اس ترمیم میں ملٹری کورٹس کے دورانیے کو مزید 2 سال کے لیے 6 جنوری 2019ء تک بڑھا دیا گیا۔

(iv) چوبیسویں ترمیم 2017ء

مردم شماری کے نتائج کی بنیاد پر حلقہ بندیوں کی دوبارہ تشکیل کی گئی۔

8- انتظامی اِصلاحات:

امن وامان کی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات اُٹھائے گئے۔ 2013ء میں میاں نواز شریف امریکا کے دورے پر گئے اور امریکی صدر باراک اوباما سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی تعلقات کو زیادہ مضبوط اور دیرپا بنانے کے لیے مزید اقدامات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ 2014ء میں پشاور میں آرمی پبلک سکول پر دہشت گردوں کے حملے کے بعد دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے "ضربِ عضب" کے نام سے شمالی وزیرستان، باڑہ اور سوات وغیرہ میں کامیاب فوجی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔

9- وزیرِاعظم کی تبدیلی:

28 جولائی 2017ء کے عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے کے نتیجے میں میاں محمد نواز شریف کو وزیرِاعظم کا عہدہ چھوڑنا پڑا، اور یکم اگست 2017ء کو شاہد خاقان عباسی وزیرِاعظم بنے۔

سوال: 5- پاکستان میں زراعت کے مسائل کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔ (8)

جواب:

زراعت کے مسائل

ملکی زراعت کو اس وقت درجِ ذیل مسائل کا سامنا ہے، جو پیداوار بڑھانے میں بہت بڑی رُکاوٹ ہیں:

1- پانی کی کمی اور ناقص نظام آب پاشی:

نئے ڈیموں کی تعمیر میں غیر ضروری تاخیر سے پانی کی کمی کا مسئلہ کافی سنگین ہو چکا ہے۔ جتنا پانی دریاؤں سے نہروں اور کھالوں میں داخل ہوتا ہے، اس میں سے پانی کا صرف 40 فی صد حصہ فصلوں کے کام آتا ہے، جب کہ باقی پانی نہروں، کھالوں اور ناہموار کھیتوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے نہ صرف مطلوبہ پیداوار نہیں ملتی، بلکہ زمین کی پیداواری صلاحیت بھی متاثر ہوتی

ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر آب پاشی کے وسائل میں مناسب اضافہ نہ ہوا اور نظامِ آب پاشی سے پانی کا ضیاع اسی طرح جاری رہے تو پانی کی کمی کا مسئلہ بحران کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

2- کھیتوں کا ناہموار ہونا:

ہمارے کھیتوں کی اکثریت ناہموار ہے، جن میں نہ صرف زرعی مداخل یعنی پانی، بیج اور کھاد وغیرہ ضائع ہوتے ہیں اور پیداوار کم حاصل ہوتی ہے، بلکہ زمین کی پیداواری صلاحیت بھی بتدریج کم ہوتی جارہی ہے۔

3- کھاد، بیج اور ادویات کا مہنگی ہونا:

بہتر پیداواری بیج، کھاد اور ادویات وغیرہ جیسی چیزیں نہ صرف بہت مہنگی ہیں، بلکہ فصل کی بوائی کے وقت کاشت کاروں کی ضرورت کے مطابق دستیاب بھی نہیں ہوتیں۔

4- عالمی منڈیوں تک کم رسائی:

عالمی منڈیوں تک رسائی کم ہونے سے زرعی برآمدات کی مناسب قیمت نہیں ملتی۔

5- قانونِ وراثت:

قانونِ وراثت کے نتیجے میں کاشت کاروں کے ملکیتی قطعاتِ اراضی تقسیم در تقسیم کے نتیجے میں روز بہ روز چھوٹے ہوتے جارہے ہیں، جن پر جدید ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اُٹھانا مشکل ہے۔

6- زیرِ کاشت زمین میں اضافہ نہ ہونا:

گزشتہ لگ بھگ دو دہائیوں سے ہمارا زیرِ کاشت رقبہ جوں کا توں ہے اور اس میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا، حالانکہ اس دوران میں آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وقت ملک میں کم و بیش 8 ملین ہیکٹر قابلِ کاشت زمین موجود ہے، لیکن پانی نہ ہونے کی وجہ سے اسے کاشت نہیں کیا جاسکتا۔

7- کاشت کاروں کا ناخواندہ ہونا:

کاشت کار ناخواندہ یا کم پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

8- سیم و تھور کا مسئلہ:

ہمارا وسیع رقبہ سیم و تھور کی زد میں ہے اور مناسب سدِ باب نہ ہونے کی وجہ سے آئندہ سالوں میں مزید بڑھ سکتا ہے۔

9- سٹوریج کی ناکافی سہولتیں:

سٹوریج کی ناکافی سہولتوں کی وجہ سے بہت سی پیداوار ضائع ہو جاتی ہے۔

10- مسلسل کاشت سے زمینوں کی پیداواری صلاحیت میں کمی:

بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے زمینوں پر مسلسل کاشت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ زمینوں میں نامیاتی مادہ بھی کم ہو گیا ہے، جس سے اُن کی پیداواری صلاحیت میں آہستہ آہستہ کمی آ رہی ہے۔

11- کاشت کاروں میں زمین اور پانی کے تجزیے کا رواج نہ ہونا:

ہمارے کاشت کاروں کی اکثریت زمین اور ٹیوب ویلوں کے پانی کے تجزیے کی طرف مناسب توجہ نہیں دیتی، جس سے نہ صرف ہمارے زرعی وسائل ضائع ہوتے ہیں، بلکہ ان سے بھرپور استفادہ بھی نہیں کیا جا سکتا اور زمین کی پیداواری صلاحیت میں بھی کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

12- کاشت کاروں اور متعلقہ محکموں میں رابطوں کی کمی:

کاشت کاروں اور متعلقہ محکموں میں رابطوں میں کمی پائی جاتی ہے۔

13- فصلوں کی بیماریاں، سیلاب اور دوسری قدرتی آفات:

قدرتی آفات، جیسے: فصلوں کی بیماریاں، ٹڈی دَل، زلزلے اور سیلاب وغیرہ بعض اوقات ملک کو غذائی بحران سے دوچار کر دیتے ہیں۔

14- قرضہ کی ناکافی سہولتیں:

زرعی پسماندگی کی ایک اہم وجہ بروقت مطلوبہ قرضہ کی عدم فراہمی بھی ہے۔ کسانوں کو بروقت اور کم شرح سود پر قرضہ کی فراہمی سے پیداوار میں اضافہ ممکن ہے۔

سوال :6- نوٹ لکھیے: (4,4)

(الف) چین اور پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ (CPEC)

(ب) سیاحت کو فروغ دینے کے لیے کوئی سے پانچ حکومتی اقدامات

جواب: (الف) چین اور پاکستان کا اقتصادی راہ داری منصوبہ (CPEC)

☆ چین، پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ بہت بڑا تجارتی منصوبہ ہے، جس کا مقصد جنوب مغربی پاکستان سے چین کے شمال مغربی علاقے سنکیانگ تک گوادر بندرگاہ، ریلوے اور موٹروے کے ذریعے سے تیل اور گیس کی کم وقت میں ترسیل ہے۔ اقتصادی راہ داری دونوں ممالک کے تعلقات میں مرکزی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔

☆ چین پاکستان کا اقتصادی راہ داری منصوبہ پاکستان اور پورے خطّے کے ممالک کی معیشت کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ منصوبہ خطّوں کو باہمی طور پر منسلک کر کے ترقی و خوش حالی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ افغانستان میں قیامِ امن اور تعمیرِ نو کے آغاز کے پیشِ نظر اس منصوبے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ افغانستان میں امن کے نتیجہ میں گوادر بندرگاہ سے تجارت بڑھے گی۔

☆ پاکستان کی معیشت پر اس کے مثبت اثرات کی توقع کی جارہی ہے۔ مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر سی پیک کے تحت توانائی، سڑکوں، ریل، صنعت اور سیاحت وغیرہ کے شعبوں کو ترقی ملے گی۔ ملک میں کاروباری سرگرمیاں تیز ہوں گی، معیشت مستحکم ہوگی، روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور غربت میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔ ملکی معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے چین کے تجربات سے فائدہ اُٹھایا جائے گا۔

(ب) سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات

حکومتِ پاکستان نے سیاحت کی اہمیت کا مکمل ادراک کرتے ہوئے اس میں انقلابی اقدامات کا آغاز کیا ہے۔ ان اقدامات کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

1- حکومتِ پاکستان نے بین الاقوامی سیاحوں کے لیے ویزا پالیسی (Visa Policy) میں واضح تبدیلی کی ہے۔ ویزا کے عمل کو آسان اور تیز بنانے کے ساتھ ساتھ بہت سے ممالک کے سیاحوں کو ایئر پورٹ پر ویزا کی سہولت کا اجرا کیا ہے۔

2- حکومتِ پاکستان نے وفاق کی سطح پر ایک ادارہ "نیشنل ٹورازم کوآرڈی نیشن بورڈ (National Tourism Coordination Board)" تشکیل دیا ہے، جس کا کام صوبائی حکومتوں کی سرپرستی میں محکمۂ سیاحت کو مضبوط کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اس ادارے کا مقصد وفاق اور صوبوں کے درمیان تعلق کو مضبوط بنانا ہے۔

3- حکومت نے بہت سے ممالک سے، جن میں ازبکستان، نیپال اور ترکی وغیرہ شامل ہیں، مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں۔ ان یادداشتوں میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا ہے کہ یہ ممالک باہمی سیاحت کے فروغ کے لیے مشترکہ کوششیں کریں گے۔

4- وفاقی حکومت نے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ ملک بھر میں سرکاری ریسٹ ہاؤسوں کو ایک منظم طریقے سے نجی شعبے کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ نجی شعبے کے حرکت میں آنے سے سیاحتی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔

5- حکومتِ پاکستان اور صوبائی حکومتیں نئے سیاحتی مقامات کو فروغ دینے کے لیے مؤثر اقدامات کر رہی ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کی کمراٹ وادی اور پنجاب میں کوٹلی ستیاں اور چکوال میں کیے جانے والے اقدامات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔